احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

بدھ - 13 جولائی 2011ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 13 جولائی 2011ء 10 شعبان 1432 ہجری 13 وفا 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 160

پرندوں کی تخلیق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

سورۃ الملک آیت 20 طیور کے آسمان میں اُڑنے اور جو میں مسخر ہونے سے متعلق گہرے معانی رکھتی ہے۔ پرندوں کی ساخت خصوصیت کے ساتھ ایسے اصولوں کے مطابق کی گئی ہے کہ وہ فضا میں اُڑ سکیں اور یہ محض اتفاقی حادثہ نہیں۔ بعض شکاری پرندوں کی رفتار ہوا میں دوسو میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے اور ان کی ساخت ایسی ہے کہ اس رفتار کا ان کو کوئی بھی نقصان نہیں پہنچتا کیونکہ ہوا چونچ اور سر سے ٹکرا کر چاروں طرف پھیل جاتی ہے اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ وہ اڑتے ہوئے پرندوں کا شکار بھی کر لیتے ہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

سچا مذہب ضرور اس بات کا حاجت مند ہے کہ اس میں کوئی ایسی معجزانہ خاصیت ہو کہ جو دوسرے مذاہب میں نہ پائی جائے اور سچا راستباز ضرور اس بات کا حاجت مند ہے کہ کچھ ایسی معجزانہ تائیدات الٰہیہ اس کے شامل حال ہوں کہ جن کی نظیر غیروں میں ہرگز نہ مل سکے تا انسان ضعیف البنیان جو ادنیٰ ادنیٰ شبہ سے ٹھوکر کھاتا ہے دولت قبول سے محروم نہ رہے۔ سوچ کر دیکھو کہ جس حالت میں انسانوں کی غفلت اور وہم پرستی کی یہ حالت ہے کہ باوجودیکہ خدا کے سچے ماموریں سے صدہا نشان ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے خدا ان کی مدد فرماتا ہے پھر بھی وہ اپنی بدبختی سے شبہات میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور ہزار ہا نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھا کر طرح طرح کی بدگمانیوں میں پڑ جاتے ہیں تو پھر اس صورت میں ان کا کیا حال ہوتا کہ ایک مامور من اللہ کے لئے آسمان سے کوئی امتیازی نشان نہ ملتا اور صرف خشک زہد اور ظاہری عبادت کے دکھلانے پر مدار ہوتا اور اس طرح بدگمانیوں کا دروازہ بھی کھلا ہوتا۔ پس خدا جو کریم ورحیم ہے اس نے نہ چاہا کہ اس کے ایک مقبول مذہب یا ایک مقبول بندہ سے انکار کر کے دنیا میں ہلاک ہو جائے۔ پس اس نے سچے مذہب پر دائمی نشانوں کی مہر لگا دی اور سچے راستباز کو اپنے خارق عادت کاموں کے ساتھ قبولیت کا نشان عطا فرمایا۔ سچ تو یہ ہے کہ خدا نے مقبول مذہب اور مقبول بندہ کو امتیازی نشان عطا کرنے میں کوئی بھی کسر اٹھا نہیں رکھی اور سورج سے زیادہ ان کو چمکا کر دکھلا دیا اور وہ کام ان کی تائید میں دکھلائے کہ جن کی نظیر دنیا میں دیکھنے سننے میں نہیں آتی۔ خدا برحق ہے لیکن اس کا چہرہ دیکھنے کا آئینہ وہ منہ ہیں جن پر اس کے عشق کی بارشیں ہوئیں جن کے ساتھ خدا ایسا ہمکلام ہوا کہ جیسے ایک دوست دوست سے۔ وہ غلبۂ محبت سے دوئی کے نقش کو مٹا کر توحید کی کامل حقیقت تک پہنچے کیونکہ توحید صرف یہی نہیں ہے کہ الگ رہ کر خدا کو ایک جاننا۔ اس توحید کا تو شیطان بھی قائل ہے بلکہ ساتھ اس کے یہ بھی ضروری ہے کہ عملی رنگ میں یعنی محبت کے کامل جوش سے اپنی ہستی کو محو کر کے خدا کی وحدت کو اپنے پر وارد کر لینا یہی کامل توحید ہے جو مدار نجات ہے جس کو اہل اللہ پاتے ہیں۔ پس یہ کہنا بیجا نہ ہوگا کہ خدا ان میں اترتا ہے کیونکہ خلا اپنے تئیں بالطبع پُر کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ اترنا جسمانی طور سے نہیں ہے بلکہ اس طور سے ہے جو کیف اور کم سے بلند تر ہے۔ غرض خدا کی خاص تجلی سے حقیقی راستبازوں میں وہ برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں جو خدا میں ہیں اور ان کی زندگی معجزانہ زندگی ہو جاتی ہے اور وہ بدلائے جاتے ہیں اور ان کا وجود ایک نیا وجود ہو جاتا ہے جس کو دنیا دیکھ نہیں سکتی۔ پر سعید لوگ اس کے آثار کو دیکھتے ہیں۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 64)

مکرم ملک مبرور احمد صاحب
صدر جماعت نواب شاہ
راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے

احباب جماعت کو بہت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ مخلص اور فدائی احمدی مکرم ملک مبرور احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ شہر مورخہ 11 جولائی 2011ء کو رات سوا آٹھ بجے بعمر 50 سال راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق مکرم ملک مبرور احمد صاحب اپنے چیمبرز نواب شاہ سٹیشن کے سامنے پہنچے تھے اور ابھی گاڑی میں ہی تھے کہ قریبی جھاڑیوں میں چھپے ہوئے حملہ آور نے آپ کی کنپٹی پر فائر کیا۔ جس کی وجہ سے آپ نے راہ مولیٰ میں اپنی جان قربان کر دی۔ مرحوم کے بھائی مکرم ملک وسیم احمد صاحب قریب ہی موجود تھے انہوں نے حملہ آور کو پکڑنے کے لئے تعاقب کیا لیکن وہ فرار ہو گیا اور اس نے جاتے ہوئے ان پر بھی فائر کئے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہے مکرم ملک مبرور احمد صاحب پر 13 اگست 2008ء کو بھی حملہ ہوا تھا۔

شہید مرحوم نے بی کام، ایم اے اکنامکس اور ایل ایل بی کیا ہوا تھا اور 1991ء سے نواب شاہ میں وکالت کر رہے تھے۔ شہید مرحوم دینی خدمات بڑھ چڑھ کر کرنے والے تھے۔ انہوں نے ناظم عمومی مجلس انصاراللہ ضلع اور سیکرٹری جائیداد کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اور آج کل آپ بطور صدر جماعت احمدیہ نواب شاہ خدمت کر رہے تھے۔

مرحوم کے والد مکرم ملک مبارک احمد صاحب 1991ء میں وفات پا گئے تھے جبکہ والدہ مکرمہ مبارکہ طیبہ صاحبہ حیات ہیں۔ اور لواحقین میں اہلیہ مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ، تین بیٹے سرمد احمد، مزمل احمد، عمیر احمد، دو بیٹیاں سجیلہ مبرور اور عتیقہ مبرور چھوڑی ہیں۔ بچوں کی عمر 11 سال سے 17 سال ہے اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں قربان ہونے والے شہید مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مشعل راہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایفائے عہد کا بہترین نمونہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ 27 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

صلح حدیبیہ کی ایک شق یہ بھی تھی کہ مسلمان بھاگ کر مدینے جائے گا تو اس کو واپس اہل مکہ کی طرف لوٹایا جائے گا۔اس شق پر مسلمانوں نے تکمیل معاہدہ سے بھی پہلے عمل کر کے دکھایا اور مکہ سے بھاگ کر آنے والے ابوجندل کو دوبارہ اس کے باپ کے سپرد کر دیا گیا جس نے پھر اسے اذیت ناک قید میں ڈال دیا۔تو یہ ہے معاہدوں کی پابندی۔

پھر صلح کے زمانے میں مسلمانوں کی غیر معمولی کامیابیاں دیکھ کر قریش نے معاہدہ امن توڑنا چاہا اور قریش کے ایک گروہ نے اپنے حلیف بنوبکر سے ساز باز کر کے تاریک رات میں مسلمانوں کے حلیف بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا تو خزاعہ نے حرم کعبہ میں پناہ لی لیکن پھر بھی اس کے 23 آدمی نہایت بے دردی سے قتل کر دیئے گئے۔خود سردار قریش ابوسفیان کو پتہ چلا تو اس نے اسے اپنے آدمیوں کی شرانگیزی قرار دیا اور کہا کہ اب محمدؐ ہم پہ ضرور حملہ کریں گے۔ادھر اللہ تعالیٰ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ وحی اسی صبح کر دی تھی۔تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو یہ واقعہ بتا کر فرمایا کہ منشاء الٰہی یہی معلوم ہوتا ہے کہ قریش کی اس بدعہدی کا ہمارے حق میں کوئی بہتر نتیجہ ظاہر ہو اور پھر تین روز بعد قبیلہ بنوخزاعہ کا چالیس شترسواروں کا ایک وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی بنوبکر اور قریش نے مل کر بدعہدی کر کے شب خون مار کر ہمارا قتل عام کیا ہے۔اب معاہدہ حدیبیہ کی رو سے آپ کا فرض یہ ہے کہ ہماری مدد کریں تو بنوخزاعہ کے نمائندہ عمرو بن سالم نے اپنا حال زار بیان کر کے خدا کی ذات کا واسطہ دے کر ایفائے عہد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے عرض کیا

؎ یَا رَبِّ اِنِّی نَاشِدٌ مُحَمَّدًا ☆ حَلْفَ اَبِیْنَا وَاَبِیْهِ الْاَ تْلَدَا

یعنی اے میرے رب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرا واسطہ دے کر مدد کے لئے پکارتا ہوں اور اپنے آباء اور اس کے آباء کے پرانے حلف کا واسطہ دے کر عہد پورا کرنے کا خواستگار ہوں۔

تو خزاعہ سے مظلومیت کا حال سن کر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھر آیا، آپ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور آپ نے ایفائے عہد کے جذبے سے سرشار ہو کر فرمایا کہ اے بنوخزاعہ! یقیناً یقیناً تمہاری مدد کی جائے گی، اگر میں تمہاری مدد نہ کروں تو خدا میری مدد نہ کرے۔تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عہد پورا کرنے والا اور باوفا پاؤ گے، تم دیکھو گے کہ جس طرح میں اپنی جان اور بیوی بچوں کی حفاظت کرتا ہوں اسی طرح تمہاری حفاظت کروں گا۔

(السیرۃ النبویہ لابن ھشام جلد 4 صفحہ 86۔ مطبوعہ بیروت)

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوبکر کے ساتھ کیا گیا عہد پورا فرمایا اور دس ہزار قدوسیوں کو ساتھ لے کر ان پر ہونے والے مظالم کا بدلہ لینے کے لئے نکلے اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو مکہ کی شاندار فتح عطا فرمائی۔

(السیرۃ الحلبیہ جز 3 صفحہ 82تا 85۔مکتبہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

(روزنامہ الفضل 11 مئی 2004ء)

”ہم نے آنکھیں باندھ لیں رومال میں“

خوں میں نہلائے رہے سو سال میں
صابر و شاکر رہے ہر حال میں

تعزیت کرنے میں شرم آتی ہے کیوں
کالا کالا سا ہے کچھ تو دال میں

قاتلوں کو بھی نظر آئی نہیں
خوف کی کوئی رمق ابطال میں

ذلت و رسوائی ہے لکھی گئی
قاتلوں کے نامۂ اعمال میں

اپنا جینا اور مرنا ہے یہاں
ہر طرح کی صورتِ احوال میں

رحمتِ باری رہی ہم پہ ہمیش
ہم نہائے بارش افضال میں

دشمنوں کے درمیاں قدسیؔ رہی
آنسوؤں سے دوستی سو سال میں

”روز کا رونا لگا رہتا ہے ساتھ
ہم نے آنکھیں باندھ لیں رومال میں“

عبدالکریم قدسی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (11)

خطاب حضور انور، جرمن مہمانوں سے بات چیت، اقوام متحدہ کے نمائندہ کی ملاقات اور تقریب آمین

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

21 جون 2011ء

(بقیہ رپورٹ)

متن خطاب حضور انور ایدہ اللہ

بر موقع افتتاح بیت الباقی

تشہد وتعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے اس دورہ کے دوران یہ چھٹی (بیت) ہے جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے۔ چار (بیوت) تو باقاعدہ (بیت) ہی کی طرز پر بنیادوں سے اٹھائی گئیں اور بنائی گئی ہیں اور دو جگہیں ایسی ہیں جن میں یہ (بیت) الباقی بھی شامل ہے، جہاں عمارت خرید کر اسے (بیت) کی شکل میں Convert کیا گیا ہے۔ (بیت) کا مطلب ہے ایک ایسی جگہ جہاں آ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے، اس کو سجدہ کیا جائے۔ ایک ہو کر تمام لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی عاجزی کا اظہار کرتے ہوئے اس کی وحدانیت کو اپنے اوپر بھی لاگو کرنے کا عہد کریں، اپنی نسلوں میں بھی لاگو کرنے کا عہد کریں اور ماحول میں بھی اسے پھیلانے کا ایک عہد کریں۔ یہ عہد اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک خود ایک بن کر اس طرف توجہ نہ کی جائے۔ ایک دوسرے کے لئے اپنے دل پاک اور صاف نہ ہوں، آپس میں جماعت کے اندر بھی محبت اور پیار ہو اور جس ماحول میں رہ رہے ہیں اس کے لئے محبت اور پیار کے جذبات ہوں تا کہ جو باقی ہیں وہ بھی دیکھیں کہ یہ لوگ وہ ہیں جو خالصتاً محبت اور پیار کو پھیلانے والے ہیں اور آپ کی طرف توجہ پیدا ہو تبھی آپ خدائے واحد کا پیغام علاقہ میں پھیلا سکیں گے دنیا کو بتا سکیں گے۔ یہ بہت اہم چیز ہے اس زمانہ کے لئے۔

اگر خدا تعالیٰ کی ہستی اور وجود کا احساس ہر دل میں رہے، یہ یقین ہو کہ ایک خدا ہے جو تمام طاقتوں کا مالک ہے تو انسان کبھی کسی برائی کا، کسی کو نقصان پہنچانے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود نے یہی فرمایا ہے کہ (دین حق) کی تعلیم تو خوبصورت تعلیم ہے لیکن دنیا بشمول (-) اسے بھول چکے ہیں اور میں اس تعلیم کو دنیا میں دوبارہ روشن کر کے زندہ کر کے دکھلانے کے لئے آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کو بندہ کو خدا تعالیٰ سے ملانا ایک بہت بڑا اہم کام ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ میں مبعوث ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کرواؤں۔ اللہ تعالیٰ سے بندہ کا ایک تعلق پیدا کرواؤں۔ وہ تعلق پیدا کرواؤں جو آنحضرت ﷺ نے پیدا کروایا۔ وہ کیا تھا، وہ بدو وہ جنگلی لوگ، جنگلوں میں رہنے والے، تعلیم سے بے بہرہ، ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے والے، جھوٹی غیرتیں رکھنے والے، ان کو انسان بنایا پھر تعلیم یافتہ انسان بنایا، پھر باخدا انسان بنایا، اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونے والا انسان بنایا۔ وہ لوگ جو خدا کو نہ ماننے والے تھے وہ ساری ساری رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بن گئے۔ پھر دوسرا اہم کام انسان کی دوسرے انسان کے لئے جو ذمہ داریاں ہیں، جو دوسرے انسان کے حقوق اس پر ہیں ان کو ادا کرے، حقوق العباد ہیں اور وہی لوگ جو راتوں کو عبادت کرتے تھے ایثار اور قربانی میں پیش پیش تھے تو یہی ایثار اور قربانی پیدا کریں تا کہ ہم بندہ کے حقوق ادا کر سکیں۔ یہ دوسرا مقصد ہے جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا اپنی بعثت کا۔ اگر اس مقصد کو ہر احمدی اپنے سامنے رکھے تو یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ دلوں میں آپس میں رنجشیں پیدا ہوں اور علاقہ کے لوگوں میں کبھی یہ احساس پیدا ہو کہ (-) دہشت گرد یا دہشت پسند یا شدت پسند اور فساد پیدا کرنے والے لوگ ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم تو اس سے بھری پڑی ہے کہ (دین حق) امن، محبت، صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ پس یہ وہ چیز ہے جو ہر احمدی میں پیدا ہونی چاہئے۔

اس (بیت) کا نام (بیت) الباقی ہے اور الباقی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے۔ جب ایک احمدی کی ایک انسان کی یہ سوچ ہو کہ ہمیشہ رہنے والی ذات صرف خدا تعالیٰ کی ہے، باقی جو دنیا میں آیا اس نے چلے جانا ہے اور واپس بھی اللہ تعالیٰ کے حضور لوٹنا ہے۔ تو پھر کبھی یہ احساس ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان اللہ کا حق ادا نہ کرے اور اللہ کی مخلوق کا حق ادا نہ کرے کیونکہ اسے پتہ ہے کہ جزا ملنی ہے اور اللہ تعالیٰ سے ملنی ہے۔ ہمیشہ سے جو ہستی ہے وہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے اور ہمیشہ جو ہستی رہنے والی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی ہے۔ پس یہ سوچ جب حقیقی مومن میں پیدا ہو جاتی ہے تو کبھی وہ یہ سوچ ہی نہیں سکتا کہ اس نے کسی بھی قسم کا غلط طرز عمل اختیار کرنا ہے۔ نہ آپس کے تعلقات میں، نہ اپنے کاموں میں، نہ رزق کی کمائی میں بلکہ ہمیشہ اس کے پیش نظر تقویٰ ہوگا۔ اس رزق کا حصول ہوگا جو خدا تعالیٰ کو پسند ہو اور خدا تعالیٰ کو کیا پسند ہے کہ ہمیشہ پاک اور طیب رزق کمایا جائے۔ اس لئے یہ کبھی نہیں ہوتا کہ ایک احمدی کوئی ایسا کام کرے جو دوسروں کے حقوق غصب کر کے اپنے لئے آسانیاں پیدا کرنے والے ہوں یا اپنا رزق بڑھانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جو رزق آتا ہے وہ سب سے بہتر ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ پس اس بات کو ایک مومن کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہاں جو کمائی کرتے ہیں یہاں جو کماتے ہیں، ان کو بھی جائز ذریعوں سے ہی دنیا کمانی چاہئے۔ کیونکہ جو ناجائز ذریعوں سے دنیا کمائی جائے گی، اس کے لئے پھر یہ نہیں ہے کہ (بیت) میں آ کے جو غلط طریقے اختیار کئے گئے ہیں دنیا کمانے کے لئے اس کی معافی مانگ لی، پانچ وقت حاضر ہو گئے تو حساب صاف ہو گیا۔ بلکہ ہر وقت مومن کو خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنا ہوگا۔ پس یہ چیز ہے جو ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ اگر ہم حقیقی مومن ہیں اور یقیناً ایک احمدی سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ حقیقی مومن ہو تو اس کی عبادات بھی صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے۔ اس کی بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی خاص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونی چاہئے۔ اس کا اپنا رزق اور کمائی بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ہونی چاہئے اور پھر اس کا خرچ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اپنے مال میں سے ایک حصہ جماعت کے لئے خرچ کرتی ہے اور یہ (بیت) بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے لوگوں نے قربانی کر کے بنائی ہے۔ پس ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ مال کو پاک کرنے کے لئے بھی اور دلوں کو پاک کرنے کے لئے بھی خدا تعالیٰ کا خوف ہمیشہ دلوں میں رہنا چاہئے، ذہن میں خیال رہنا چاہئے کہ وہ ہمیشہ رہنے والا خدا ہے۔ جو اس زندگی میں بھی ہمیں پالنے والا ہے، ہمارا رب ہے اور مرنے کے بعد بھی اس کے پاس ہم نے حاضر ہونا ہے اور وہیں جزا سزا کا فیصلہ ہونا ہے۔ اگر یہ احساس دل میں رہے گا تو ایک مومن کبھی اپنے دائرہ سے باہر نہیں نکل سکے گا۔

یہاں بات ہو رہی تھی درخت لگانے کی، ایک مقرر نے اظہار کیا ہے۔ درخت بھی اگر ہم لگا رہے ہیں تو یہ ایک ظاہری اظہار ہے اس بات کا کہ اس ماحول کو ہم خوبصورت بنانا چاہتے ہیں۔ قدرت کے حسنوں میں سے ایک حسن سبزہ اور خوبصورتی بھی ہے۔ اصل درخت تو وہ ہیں جو ہمارے دلوں میں لگے ہوئے ہیں اور لگنے چاہئیں جس کی جڑیں گہری ہوں اور جس کی شاخیں آسمان تک پہنچتی ہوں، خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے والی ہوں اور یہ درخت ہیں جو ہم نے اس علاقہ میں بھی لگانے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اور انسانوں کو خدائے واحد کی پہچان کرنے والا بنانا ہے۔ جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ یہ فرمایا کہ میں خدا تعالیٰ کی پہچان کروانے کے لئے آیا ہوں جس کو دنیا بھول چکی تھی۔ پس یہ بات بھی ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے ذہن میں رکھنی چاہئے کہ پہچان اس وقت تک آپ نہیں کروا سکتے جب تک آپ خود پہچان نہ کر لیں۔

(دین حق) بیشک یہ کہتا ہے کہ مذہب میں جبر نہیں۔ یقیناً ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو مذہب چاہے اختیار کرے۔ لیکن ساتھ یہ بھی بتا دو کہ ساتھ دنیا کو یہ بھی پیغام دے دو کہ رشد اور ہدایت آ چکی ہے، فرق اس کا واضح ہو چکا ہے۔ اب تمہاری مرضی ہے اسے قبول کرو یا نہ کرو۔ لیکن پیار اور محبت سے نہ کہ سختی سے، پھر اپنے عملوں کے اظہار سے جو دنیا کے لئے نمونہ ہو۔ اصل چیز تو عمل ہیں جو نمونہ بنتے ہیں، اس سے دنیا کو توجہ پیدا ہوتی ہے۔

پس ہر احمدی کو ایک نمونہ بننا ہوگا اور جب (بیت) بن جاتی ہے۔ یہاں سے گزرنے والے، باہر سے، منارے کو دیکھیں گے (بیت) کا نام لکھا ہوا دیکھیں گے۔ پچھلی سڑک سے آنے والے دیکھیں گے، ہمسائے دیکھیں گے، اس شہر میں اس کا چرچا ہوگا تو مزید توجہ پیدا ہوگی اور جب مزید توجہ پیدا ہوگی تو پھر وہ لوگ مزید گہرائی سے آپ کو دیکھنا چاہیں گے کہ آیا جس پیغام کا یہ اظہار کر رہے ہیں آیا عملی زندگی میں اس کا اظہار بھی ہے یا نہیں۔ اگر وہ اظہار نہیں تو پھر نیک نمونہ قائم کرنے والے آپ نہیں ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والے نہیں ہوں گے۔ منہ سے تو بیشک کہہ رہے ہوں گے کہ ہم اس خدا کی عبادت کرنے والے ہیں جو واحد یگانہ ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اور اس کے علاوہ ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔ جو دنیا میں آیا وہ فنا ہوگا۔ لیکن عملی طور پر جو

اظہار آپ کا ہے وہ اس سے مختلف ہوگا۔ اگر خداتعالیٰ کا خوف دل میں ہواوراس کی حقیقی پہچان دل میں ہوتو کبھی کوئی غلط کام انسان کر ہی نہیں سکتا۔ پس ہر احمدی کو، یہاں رہنے والے کو، اس ملک میں رہنے والے کوسوچنا چاہئے۔

یہ ان لوگوں کی بڑی بلند حوصلگی ہے، وسعت ہے حوصلہ میں کہ انہوں نے ہمارے مظلوم احمدیوں کو اپنے اندر جذب کیا۔ اب یہ ہمارا بھی فرض ہے کہ احسان کا بدلہ احسان ہے اور وہ احسان کیا ہے کہ حقیقی تعلیم (دین حق) کی لوگوں پر ظاہر کریں تاکہ (دین حق) کے خلاف جو شکوک و شبہات ہیں لوگوں کے وہ دور ہوں اور یہ سمجھ سکیں کہ حقیقت میں (دین حق) ایک خوبصورت مذہب ہے۔ جس میں نہ شدت پسندی ہے، نہ دوسروں کے حقوق غصب کرنا ہے، نہ کسی دوسرے کو نقصان پہنچانا ہے، بلکہ یہاں تک ہمیں حکم ہے کہ دشمن سے بھی تم ناانصافی نہ کرو۔ اس کا حق دو، یہ نہیں ہے کہ اگر کسی نے تمہارے ساتھ ظلم کیا ہے تو تم بھی ظلم کا جواب ظلم سے دو۔ پاکستان میں جیسے جج صاحب نے فرمایا کہ اگر ہم جواب نہیں دیتے تو اس قرآنی تعلیم کی وجہ سے نہیں دیتے کہ ظلم کا جواب ظلم نہیں ہے۔ قانون کی مدد جہاں تک حاصل کر سکتے ہو تو کرو اور قانون جب مدد نہیں کرتا ظلم کی مدد کرتا ہے تو پھر جو ہجرت کر سکتے ہیں ہجرت کر جائیں اور یہی نتیجہ ہے کہ بہت سے احمدی ہجرت کر کے پاکستان سے نکلے اور ان لوگوں نے آپ کو جذب کرلیا تو پھر یہ پیغام بھی دینا ہے کہ ایک خوبصورت تعلیم (دین حق) کی یہ بھی ہے کہ حب الوطن من الایمان۔ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اب جبکہ اس قوم نے ہمیں اپنے اندر جذب کرلیا، تو ہم اس قوم کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس ملک سے ہمیں محبت پیدا ہوگئی ہے۔ اس ملک میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے رزق کے سامان مہیا فرمائے ہیں اور پاک رزق کے سامان پیدا فرمائے ہیں، اس کو ہم نے ہر طرح سے فائدہ پہنچانے کی کوشش کرنی ہے۔ اس ملک کے باشندوں کے لئے چاہے وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتے ہو، اس ملک کی معیشت کے لئے اس ملک کی دینی حالت کے لئے اس ملک کی عمومی حالت کے لئے اس ملک کی ترقی کے لئے، سائنسی ترقی کے لئے، معاشی ترقی کے لئے، اقتصادی ترقی کے لئے ہم نے کوشش کرنی ہے۔ ہم یہ کریں گے اور یہ کر کے دکھائیں گے۔ تاکہ ان لوگوں کے شکوک و شبہات دور ہوں کہ ہم لوگ صرف اس لئے یہاں آئے کہ یہاں سے فائدہ اٹھائیں۔ صرف فائدہ اٹھانے نہیں آئے بلکہ جس مجبوری کے بعد آئے اب ان کا یہ حق بنتا ہے اور ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ اپنے فرائض کو پوری طرح نبھائیں، ان کے حقوق ادا کریں اور اس ملک کی ترقی اور بہتری کے لئے جو ہم سے کوشش ہو سکتی ہے ہم کریں اور خالصتاً للہ اس وطن سے محبت کرنے والے ہوں۔

پس یہ چیزیں ہیں جو ہر احمدی اپنے سامنے رکھتا ہے اور رکھنی چاہئے اور یہ جو پیغام ہوگا تو یقیناً اس علاقہ میں آپ احمدیت کے ایک بعد دوسرے پودے لگاتے چلے جائیں گے اور انشاء اللہ ایک سے دوسری جگہ جاگ لگتی چلی جائے گی۔ احمدیت اور حقیقی (دین) کا پیغام اس ملک میں پھیلتا چلا جائے گا اور یہی ایک احمدی کی زندگی کا مقصد ہونا چاہئے اور یہی (بیوت) کی تعمیر اور آبادی کا مقصد ہوتا ہے اور ہونا چاہئے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ دعا کرلیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوا۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور بیت کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے اور اخروٹ کا پودا لگایا۔ اس کے بعد میئر نے زیتون کا پودا لگایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین نے اپنے پیارے آقا کی دیدار کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت سے ملحق دفاتر کچن اور رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا اور پھر ان جرمن مہمانوں کے پاس تشریف لے آئے جو اس بیت کے افتتاح کی تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ حضور انور نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا جو یہاں تشریف لائے۔

جرمن مہمانوں سے بات چیت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ 32 ہزار کی آبادی کے اس شہر میں تیسرا حصہ مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا ہے۔ میئر نے کہا لیکن یہاں ہمیں فرینکفرٹ کی طرح پرابلم اور مسائل کا سامنا نہیں ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اگر بڑا شہر ہوگا وہاں پرابلم تو ہوں گے۔ چھوٹے شہر میں کم پرابلم ہوتے ہیں اور یہاں آپ کو سہولیات تو ساری حاصل ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ میئر کا ایک ٹرم کا عرصہ چھ سال کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے بعد نئے انتخاب میں پھر دوبارہ منتخب ہوسکتا ہے اور بار بار ہوسکتا ہے۔ معین ٹرم کی پابندی نہیں ہے۔

ایک نمائندہ نے بتایا کہ 1961ء تک پارلیمنٹ میئر کا انتخاب کرتی تھی۔ اب 2001ء سے لوگ منتخب کرتے ہیں لیکن جو ڈپٹی میئر ہوتا ہے اس کا انتخاب پارلیمنٹ کے ممبران کے مشورہ سے ہی ہوتا ہے۔ ممبران اسے منتخب کرتے ہیں۔

سٹی کونسل کے ایک ممبر نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ یہ ہمارے لئے بہت بڑے اعزاز کی بات ہے کہ آج آپ ہمارے اس شہر میں آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر شہر کی انتظامیہ کے ایک ممبر نے بتایا کہ یہاں اس شہر میں چھ ہزار پانچصد کے قریب لوگ ترکی کے آباد ہیں۔ مراکش سے یہاں آنے والوں کی تعداد تین ہزار پانچ سو ہے اور دو ہزار پانچصد کا تعلق دیگر مختلف اقوام سے ہے۔

پولیس ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز بھی اس تقریب میں شامل ہوئے پولیس کے ایک افسر نے حضور انور کی اس شہر میں آمد پر شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ یہاں ہمیں احمدیوں سے کوئی پرابلم نہیں ہے۔ یہاں ہم Voilence کے خلاف کام کرتے ہیں جو عموماً بعض نوجوانوں کی طرف سے ہوتا ہے۔ لیکن احمدیہ کمیونٹی کی طرف سے ہمیں کسی قسم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ بہت پُرامن اور تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کمیونٹی کے لوگ جانتے ہیں کہ اگر وہ کوئی غلط کام کریں گے تو میں اس پر ایکشن لوں گا۔ انہیں اگر کوئی پرابلم ہو تو یہ میرے پاس آتے ہیں۔

سابق میئر نے بتایا کہ میں پچاس سال قبل اس علاقہ میں آیا تھا۔ سکول ٹیچر تھا۔ پھر سکول کا ڈائریکٹر بن گیا۔ پھر ممبر پارلیمنٹ بنا اور پھر میئر بنا اور 2001ء تک رہا۔ اب 65 سال میری عمر ہے۔ یہاں کی جماعت احمدیہ سے میرا پرانا تعلق ہے۔ ان سے ہمیشہ تعاون ملا ہے۔ Dietzenbach کی یادیں اب ہمیشہ میرے ساتھ رہیں گی۔

آخر پر ایک بار پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ مہمانوں نے بھی نیک خواہشات کے اظہار کے ساتھ حضور انور کو الوداع کہا۔

بعدازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران اور دیگر مختلف گروپس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس موقعہ پر موجود تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچیوں کا چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئے اور آٹھ بجے بیت السبوح میں حضور انور کی تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ اور اس ریجن کی مختلف جماعتوں کے علاوہ Dateln، Ulm Donau اور Stuttgart کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز اور پاکستان سے آئی ہوئی فیملیز بھی شامل تھیں۔ 24 فیملیز کے 90 افراد اور 15 سنگل افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے اور ان تمام فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویریں بنوانے کا شرف بھی پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر بیس منٹ پر ختم ہوا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت عزیزم حسنات احمد ابن مکرم وسیم احمد صاحب کی دعوت ولیمہ کے پروگرام میں شرکت فرمائی اور اس تقریب کو رونق بخشی اس کا انتظام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔

بعدازاں نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

22 جون 2011ء

صبح سوا چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

صبح گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں فرینکفرٹ اور اردگرد کی جماعتوں کے علاوہ ازرلون، آؤس برگ، بوخولٹ، روئٹلنگن کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان، آسٹریلیا، سپین اور دوبئی سے آنے والی بعض فیملیز اور افراد جماعت نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح مجموعی طور پر 49 فیملیز کے 212 افراد نے اور 17 سنگل احباب نے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ اور تعلیم حاصل کرنے

والے طلباء کو قلم عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ کی ملاقات

آج فیملی ملاقاتوں کے دوران اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندہ برائے مذہبی آزادی Prof. Heiner Bielefeldt حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے بیت السبوح تشریف لائے۔ موصوف جرمنی میں ایرلانگن (Erlangen) یونیورسٹی میں انسانی حقوق کے پروفیسر ہیں اور جرمن انسٹیٹیوٹ برائے انسانی حقوق کے سابق ڈائریکٹر ہیں۔

بارہ بجکر پانچ منٹ پر موصوف کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات شروع ہوئی۔ موصوف نے اپنا تعارف کروایا اور بتایا کہ یونائیٹڈ نیشن میں کام کر رہا ہوں اور یونائیٹڈ نیشن کا نمائندہ برائے آزادی مذہب کی حیثیت سے ذمہ داری ادا کر رہا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر موصوف نے بتایا کہ ہم اپنی سالانہ میٹنگ کرتے ہیں۔ گزشتہ سال اکتوبر میں نیویارک میں ہماری ایک کانفرنس میں احمدیوں پر پاکستان میں مظالم کے بارہ میں بات ہوئی تھی اور پاکستان کے حوالہ سے رپورٹ پیش ہوئی تھی۔ ہماری ہیومن رائٹس کونسل کے ممبران انڈونیشیا اور بنگلہ دیش میں جماعت پر ہونے والے مظالم کے بارہ میں آگاہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ آپ کی کونسل ایڈوائزری ہے۔ مشورہ دیتی ہے یا پالیسی میکرز ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ہم صرف حالات پر Situation پر رپورٹ تیار کرتے ہیں اور ہیومن رائٹس کونسل میں ڈسکس کرتے ہیں۔ ہیومن رائٹس کونسل کا مرکزی دفتر جنیوا میں ہے۔ جہاں ہماری میٹنگز ہوتی ہیں اور ہم ہائی اتھارٹیز کو اپنی رپورٹ پیش کرتے ہیں اور دباؤ ڈلواتے ہیں۔

ایشین ہیومن رائٹس کمیشن کے ذکر پر موصوف نے بتایا کہ یہ مختلف NGO's ہیں۔ ان سے بھی ہمیں رپورٹس ملتی۔ ہمارے رپورٹس کے حصول کے مختلف سورسز ہیں۔ یہ NGO's بھی ہمارے سورسز میں سے ایک ہیں۔

موصوف نے تھائی لینڈ میں قید احمدی اسائیلم سیکرز کے بارہ میں بہت مدد کی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے جو کوشش کی ہے اس پر خوشی ہوئی ہے۔ بہت اچھا کام ہوا ہے۔ اب آپ سب جماعتی حالات جانتے ہیں اور اب جو احمدی باہر آ رہے ہیں ان کے حالات کا بھی آپ کو علم ہے۔ اب آپ بہتر رنگ میں کارروائی کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پاکستان میں احمدی دو طرح سے مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں ایک تو پاکستان شہری کی حیثیت سے اور دوسرے احمدی ہونے کی وجہ سے انتہائی تکلیف دہ حالات سے گزر رہے ہیں اور مظالم کا نشانہ بن رہے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ Right of Conversion مذہب کا بنیادی حق ہے جب UNO کا دستور بن رہا تھا تو اس وقت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جو پاکستان کے وزیر خارجہ تھے انہوں نے UNO میں سٹینڈ لیا تھا کہ مذہب کی آزادی اور Right of Conversion کو دستور میں انسان کے بنیادی حق کے طور پر شامل کیا جائے۔ چنانچہ آپ اس میں کامیاب ہوئے اور باوجود اس کے کہ اس وقت کے سعودی نمائندے نے اس کی مخالفت کی تھی۔

موصوف کے اس سوال پر کہ جماعت کے خلاف یہ شدید نفرت اور ظلم کیوں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایمانداری ختم ہے۔ عدل وانصاف ختم ہے اللہ کے نام پر اور مذہب کے نام پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے ہمیں چودہ سو سال قبل جانا ہوگا۔

موصوف نے کہا جو علم ہے اس کے نتیجہ میں بھی نفرت کم ہو جاتی ہے۔ علم نہ ہونے کی وجہ سے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا محض علم سے نفرت کم نہیں ہوتی۔ خالی علم کافی نہیں۔ بہت سے علم والے ایسے ہوتے ہیں جیسے کسی جانور پر کتابیں لاد دی جائیں۔ بعض علم رکھنے والے بھی نفرت اور ظلم کرنے میں پیش پیش ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اب آپ لوگ بھی Realize کر رہے ہیں کہ احمدی مظلوم ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ برطانیہ سے جو بعض ممبران پارلیمنٹ کا وفد ربوہ گیا تھا ان کی تیار کردہ رپورٹ بھی موصوف کو مہیا کی جائے۔ آخر پر حضور انور نے فرمایا جرمنی کو آپ جیسے لوگ ملے ہیں۔ اللہ کرے کہ باقی دنیا کو بھی ملیں۔ جو حق کے ساتھ آواز اٹھا سکیں۔

یہ ملاقات بارہ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ بعدازاں موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 48 فیملیز کے 243 افراد اور 27 سنگل افراد، اس طرح 270 افراد نے مجموعی طور پر حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقات کرنے والوں میں فرینکفرٹ کی جماعتوں کے علاوہ Freiberg، Winenden، Reutlingen، Nordhorn، Weiblingen، Osnabrueck، Versen، Neuss، Muenster کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان، بلغاریہ، بورکینا فاسو، نائیجر، برازیل اور کینیڈا سے آنے والی فیملیز اور احباب نے بھی ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا نو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نو بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

تقریب آمین

نماز سے قبل تقریب آمین کا پروگرام ہوا جس میں 21 بچوں اور 19 بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل بچوں نے اس تقریب میں شرکت کی سعادت پائی۔ عزیزم کاشف احمد رضا، عمران ارشد، فائز احمد، ہارون فیصل، سید عاشر احمد، خواجہ خلیق احمد، طٰہٰ احمد، محمد دانیال الیاس، سید جہاں زیب شاہ، اطہر احمد کاہلوں، فیضان لطیف، فرہاد صدیقی، تنزیل آفتاب، عدیل احمد، مونس احمد، حارث محمود، حزقیل احمد، بجیل احمد، فرید غوری، شاہ زیب احمد اور عزیزم رغیب زبیر ڈوگر۔

درج ذیل بچیوں نے بھی اس تقریب میں شرکت کی سعادت پائی۔ عزیزہ فریحہ اسلام، ماہم اعوان، بریرہ ناصر، پریسہ احمد، الیشہ نورین، جاذبہ محمود، سلمیٰ اقبال، کاشفہ حمید، حمدی غزل امجد، عالیہ ملک، امۃ الشافی، لبنیٰ چیمہ، ثبرینہ رائے، دریشہ انور، راضیہ باجوہ، باسمہ خلعت، امۃ الکافی مبشرہ، شاہدہ نواز اور عائشہ عزیز بھٹی۔

دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بقیہ صفحہ 6 مکرم چوہدری محمد الدین صاحب

ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ پھر میاں خدا بخش صاحب کے کہنے پر رشتہ ہو گیا۔ امی جان جو کہ ناز و نعم میں پلی ہوئی تھیں اپنے سسرال آ گئیں۔ لوگ دیکھ دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔

ابا جی کو اللہ میاں نے چھ بیٹیوں اور چار بیٹوں سے نوازا۔ اپنی برادری کے بھائیوں کو دعوت الی اللہ کر کر کے احمدی کیا۔ تقریباً آدھا گاؤں احمدی ہو گیا۔ نانا جی نے ابا جی اور رشتہ داروں کی زمین چھڑوائی۔ پھر میرے ابا جی نے اتنی شہرت پائی کہ ضلع سیالکوٹ کا ہر مشہور بندہ ابا جی کو جانتا تھا۔ ابا جی جدھر سے گزرتے تھے لوگ کھڑے ہو کر سلام کرتے تھے۔ ان کا لباس سفید لٹھے کی شلوار قمیص کُلے والی پگڑی کالی اچکن پہنا کرتے تھے۔ ابا جی اپنے آپ کو غریبوں کا ساتھی کہتے تھے۔ ابا جی کے پاس 13 مذہبی اور سیاسی عہدے تھے۔ صدر جماعت احمدیہ تھے۔ اپنے گاؤں سے بلا مقابلہ الیکشن جیتتے تھے ان کی زندگی میں پولیس کسی کیس کے لئے گاؤں نہیں آئی تھی۔ اگر کوئی پولیس والا پیسے لے جاتا تو ابا جی فوراً واپس کرواتے ابا جی آلو کی کاشت بہت کرتے تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے زمانے میں آلو کے ٹرک ربوہ جلسہ سالانہ پر بھیجتے تھے۔ ایک دفعہ ابا جی نے اپنے گاؤں میں ایک بڑے جلسے کا انتظام کیا۔ جس میں علاقہ کی تمام جماعت نے شرکت کی۔ ابا جی نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی تھی تمام احمدیوں نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ آپ گاؤں کے غریبوں کے بہت حق میں ہوتے تھے گاؤں کی ساری شاملاٹ زمین غریبوں کو تقسیم کر دی۔ تاکہ جن لوگوں کے گھر نہیں وہ اپنے اپنے گھر بنا لیں۔ ایک رات ابا جی ہمیں اکیلے چھوڑ کر چلے گئے۔

ابا جی روز بیت میں صبح نماز کے لئے جاتے پھر گھر آ کر اپنے بچوں کو نماز کے لئے اٹھاتے تھے۔ 10 جون 1969ء کی صبح ابا جی نماز کے لئے نہ اٹھے۔ سورج کافی چڑھ آیا۔ بھائی جان اعجاز ایک دم گھبرا گئے۔ جب انہوں نے ابا جی کو آواز دی کہ ابا جی اٹھیں نماز کا وقت نکل گیا ہے تو دیکھا کہ ابا جی اپنے دائیں ہاتھ کو منہ کے نیچے رکھے ہوئے دائیں کروٹ پر اپنے خالق حقیقی کے پاس پہنچ گئے تھے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

گاؤں والے ابا جی کی وفات پر بہت پریشان ہوئے۔ ابا جی کے ماشاء اللہ کافی بیٹے، بیٹیاں، پوتے، پوتیاں اور نواسے، نواسیاں ٹورانٹو کینیڈا میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ابا جی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ت۔کوثر

میرے اباجی محترم چوہدری محمد الدین صاحب آف بھڈال

میرے والد مکرم چوہدری محمد الدین صاحب اپنے گاؤں بھڈال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے اور اپنی جماعت کے تاوفات صدر بھی رہے تھے۔ ان کی وفات 10 جون 1969ء کو ہوئی اور اس وقت ان کی عمر 63 سال تھی۔ آپ بہت نیک، نرم دل، غریب پرور اور شفیق باپ تھے۔ میرے والد صاحب میٹرک پاس تھے لیکن تعلیمی تجربہ ایم۔اے کے برابر تھا۔

میرے دادا جی کا نام مکرم رحیم بخش صاحب تھا۔ وہ غیر از جماعت تھے۔ احمدیت میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ ابا جی نے میٹرک کرنے کے بعد احمدیت کو ایک خواب کے ذریعہ قبول کیا۔ کیونکہ دادا جی کے اکلوتے بیٹے تھے اس لئے لاڈ سے انہوں نے اباجی کا نام محمد بوٹا رکھا ہوا تھا۔ جب دادا جی کو پتہ چلا کہ ابا جی نے احمدیت قبول کر لی ہے تو دادا جی نے آپ کو بہت سمجھایا کہ کسی طرح احمدیت چھوڑ دے لیکن ابا جان اپنے فیصلہ پر قائم رہے۔ پھر دادا جی نے ابا جان کو گھر سے نکال دیا۔ میرے والد صاحب نے زراعت کے محکمہ میں نوکری کر لی۔ چھ ماہ تک والد صاحب کے گھر واپس نہ آئے۔

دادا جان اور دادی جان اداس ہو گئے۔ دادی جی نے زور دیا کہ میرے بیٹے کو گھر لائیں۔ دادا جی بھی اداس تھے انہوں نے دادی جی سے کہا میں اس شرط پر بیٹے کو گھر لاؤں گا کہ اگر میرا بیٹا ان کے بلائے گئے مولویوں کا جواب دے دے تو ٹھیک بصورت دیگر احمدیت چھوڑنا ہوگی۔ چنانچہ ابا جی نے قرآنی آیات کے ذریعہ جواب دے کر مولویوں کا منہ بند کر دیا۔ پھر دادی جی اور دادا جی نے احمدیت قبول کر لی۔ اس طرح احمدیت کا پودا ہمارے خاندان میں قائم ہوا۔

میرے نانا جی کا نام مکرم نذیر حسن تھا جو رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ نانا جی کی زمین جنڈیا باغ والا ضلع گوجرانوالہ میں تھیں۔ نانا جی کا خاندان بڑا رئیس تھا بہت بڑے زمیندار تھے نانا جی کے خاندان کی زمین پنڈی بھٹیاں میں بھی تھی۔ خود نانا جی ماہر قانون وطب، کیلی گرافر، رئیس اعظم آف پنڈی بھٹیاں تھے۔

نانا جی اپنے کسی دورے کے سلسلے میں قادیان گئے۔ تو وہاں حضرت مسیح موعود سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضرت مسیح موعود سے مل کر اتنے متاثر ہوئے کہ وہی پر بیعت کر لی۔ اور واپس اپنے گھر آ گئے۔ نانا جی کے بڑے بھائی بڑے عالم فاضل تھے۔ ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی کتب، ایم او کالج میں پڑھائی جاتی تھیں۔ اب بھی شائد ایک کتاب وہاں پڑھائی جاتی ہے نانا جی نے اپنے بڑے بھائی سے حضرت مسیح موعود اور ان کے مہدی ہونے کا دعوے کا ذکر کیا اور بتایا کہ اتنا نورانی چہرہ دیکھ کر میں بیعت کئے بغیر نہیں آ سکا۔ میں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کر لی ہے۔

نانا جی کے بڑے بھائی نے جب سنا کہ نذیر حسن نے بیعت کر لی ہے تو غصہ سے آگ بگولا ہو گئے۔ کہنے لگے کہ تو نے بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ خاندان کے نام پر بٹہ لگا دیا ہے۔ نانا جی پر انہوں نے بہت دباؤ ڈالا جب نانا جی ٹس سے مس نہ ہوئے تو پھر نانا جی کو کہنے لگے۔ جا میں تیرے مذہب کے ساتھ مباہلہ کرتا ہوں۔ جس میں سارا خاندان شامل ہوگا۔ تیرے بچے بھی شامل ہیں۔ نانا جی نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ بے شک سچائی کے ساتھ مقابلہ کر لیں۔ پھر نانا جی کے بڑے بھائی کہنے لگے۔ اگر تیری جماعت احمدیہ سچی ہے تو میں دعا کرتا ہوں۔ میرا خاندان چھ ماہ کے اندر اندر لاولد ہو جائے اور اگر تیرا فرقہ جماعت احمدیہ جھوٹا ہے تو چھ ماہ کے اندر اندر مٹ جائے۔ خیر سچائی کو آنچ نہ آئی۔ میری امی جان بتاتی تھی کہ ابھی چھ ماہ پورے بھی نہ ہوئے تھے کہ ہمارے خاندان کے لڑکے مختلف تکالیف سے فوت ہونے شروع ہو گئے۔ نانا جان کے بڑے بھائی ابھی زندہ تھے نانا جی اپنے بڑے بھائی سے کہنے لگے۔ کہ اب حضرت مسیح موعود کی سچائی کا علم ہوا۔ نانا جی بڑے بھائی کو بیعت کرنے کا بار بار کہتے رہے۔ لیکن وہ آخر دم تک نہیں مانے۔ پھر وہ بھی فوت ہو گئے۔

جب میری امی حفیظہ بیگم بڑی ہوئیں تو نانا جان کو امی جان کی شادی کی فکر ہونے لگی۔ رشتہ داروں میں کوئی رشتہ نظر نہیں آتا تھا۔ اس طرح نانا جی راتوں کو بہت دعائیں کرتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کوئی نیک مخلص لڑکا ملے جس سے میری بیٹی کی شادی ہو اور میرے اللہ مجھے کوئی راہ دکھا جہاں میں بیٹی کی شادی کروں۔ بقول میری امی جان کے ایک رات خواب میں نانا جی نے دیکھا کہ سیالکوٹ کے قریب ایک گاؤں بھڈال ہے گاؤں کے باہر ایک کنواں ہے۔ اس کنویں کے حوض پر ایک لڑکا جس کا رنگ سانولا ہے اور چہرہ گول، موٹی موٹی آنکھیں ہیں۔ وضو کر رہا ہے اس کے ساتھ رشتہ طے ہونے کا اشارہ ملا۔

میری امی بتاتی ہیں میرے والد صاحب یعنی نانا جان جب سو کر اٹھے تو تیار ہو کر اپنی اس خواب کے تحت گوجرانوالہ سے سیالکوٹ کی طرف گئے۔ نانا جی کیونکہ بڑے جاگیردار تھے اس لئے بگھی میں سفر کرتے اور آگے پیچھے نوکر ہوتے۔ سیالکوٹ داخل ہونے سے پہلے ہی ہمارا گاؤں چار میل پہلے آتا ہے۔ نانا جی جب بھڈال گاؤں کی طرف گئے تو گاؤں سے پہلے واقع ایک کنواں جو آج بھی ہے۔ جب وہاں دیکھا تو عین خواب کے مطابق کنوئیں کے حوض پر ایک لڑکا وہاں وضو کر رہا تھا۔ پھر نانا جی، ابا جی کے قریب گئے۔ پیچھے سے ابا جی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگے۔ اٹھ بیٹے اور بتا تو کس کا بیٹا ہے۔ ابا جی کہتے ہے میں حیران پریشان تھا کہ اتنا بڑا امیر آدمی ہے اور مجھ سے مخاطب ہے۔ یہ کنواں میاں خدا بخش کا تھا جو کہ بہت مخلص احمدی تھے وہ نانا جی کو جانتے تھے۔ وہ نانا جی کو دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ آپ یہاں کیسے۔ نانا جی نے میاں خدا بخش سے کہا کہ میں اپنی بیٹی کا رشتہ اس لڑکے سے کرنا چاہتا ہوں۔ میاں خدا بخش حیران ہوئے کہ یہ کیسے ممکن ہے، دراصل آپ اور میرے دادا جان میں بڑا فرق تھا۔ دادا جی ایک سفید پوش درمیانے زمیندار تھے۔ وہ اپنی زیادہ فصلیں اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دیتے تھے اس لئے زمین کچھ رہن رکھی ہوئی تھی دادا جی ابا جی کا رشتہ کرنے سے گھبرا رہے تھے نانا جی اتنے بڑے امیر آدمی اور میں ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ نانا جی کہنے لگے کہ صرف مخلص بچے کی ضرورت

باقی صفحہ 5 پر

مکرم ندیم احمد سعید صاحب چیئر مین ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا

ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کے مرکزی کیمپس کا سنگ بنیاد

21/اپریل 2011ء کا دن ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کے لئے ایک اہمیت کا حامل ہے۔ کیونکہ اس دن ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کے Main Campus کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ تین سالہ منصوبہ ہے جوکہ Budaka ڈسٹرکٹ میں شروع کیا گیا ہے۔ یہ جگہ Mbale شہر سے 27 کلومیٹر دور امبالے، کمپالا ہائی وے پر واقع ہے۔ یوگنڈا کی گورنمنٹ نے یہ زمین، جوکہ آٹھ ایکڑ پر مشتمل ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا کو ترقیاتی کاموں کے لئے فری آف چارج دی ہے۔ اسی جگہ کو ہیومینیٹی فرسٹ کے نیشنل ہیڈکوارٹر کے طور پر بھی چنا گیا ہے۔

اس تین سال منصوبہ میں ہیومینیٹی فرسٹ کا مین آفس، انفارمیشن ٹیکنالوجی سنٹر، طلباء وطالبات کے لئے ہاسٹل، سلائی سنٹر، پبلک لائبریری، پبلک سائنس لیبارٹری، ایگریکلچر فارم ہاؤس، ڈسپنسری، گیسٹ ہاؤس، بچوں کے لئے پارک، فٹبال گراؤنڈ والی بال اور نیٹ بال گراؤنڈز شامل ہیں۔

اس پراجیکٹ کا مقصد کمیونٹی کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور اس کی ڈیولپمنٹ (Development) ہے۔

21/اپریل 2011ء کو سنگ بنیاد کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم ومحترم عنایت اللہ زاہد صاحب امیر ومشنری انچارج یوگنڈا تھے۔ اس تقریب میں لوکل گورنمنٹ کے بہت سارے نمائندوں نے بھی شرکت کی، خاص طور پر Resident District Commissioner، ڈسٹرکٹ چیئرپرسن، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر، ڈسٹرکٹ پولیس کمانڈر اور علاقے کے دوسرے معززین شامل تھے۔ اس کے علاوہ طلباء وطالبات اوران کے والدین بھی بڑی تعداد میں شامل تھے۔ یاد رہے کہ ہیومینیٹی فرسٹ پہلے سے ہی اس ٹاؤن میں انفارمیشن ٹیکنالوجی سینٹر اور سلائی سنٹر چلا رہی ہے جوکہ کرائے کی جگہ پر ہیں۔ ان میں سو سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں اور سات سو سے زائد طلباء کمپیوٹر کے کورسز مکمل کر چکے ہیں۔

تقریب کا آغاز دعا سے ہوا پھر لوکل لیڈرز نے مختصر خطابات کئے اور ہیومینیٹی فرسٹ کے اس اقدام کو علاقے کے لئے بہت بڑی مدد اور ترقی قرار دیا اور اپنے لوگوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔

چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا نے اپنے خطاب میں ہیومینیٹی فرسٹ کے ان پراجیکٹس کا ذکر کیا جو پورے یوگنڈا میں جاری ہیں۔

مہمان خصوصی مکرم امیر صاحب یوگنڈا نے اپنے خطاب میں ہیومینیٹی فرسٹ کے یوگنڈا کی تعمیر وترقی میں عملی کردار پر روشنی ڈالی اور ان خدمات کو مستقبل میں اور زیادہ پھیلانے پر زور دیا۔ اس کے بعد I.T بلاک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جن میں مہمان خصوصی کے علاوہ علاقے کے معززین نے بھی حصہ لیا۔ تقریب کے اختتام پر سلائی سنٹر کی ان طالبات کو جنھوں نے اپنا کورس مکمل کر لیا تھا ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے نئی سلائی مشینیں بھی دی گئیں تاکہ وہ واپس اپنے گھروں میں جا کر اپنے اس ہنر کو عملی جامہ پہنا سکیں اور اپنے خاندان کی معاشی مدد کر سکیں۔ اس تقریب میں لوکل اخبار، ٹی وی اور ریڈیوز کے نمائندوں نے بھی شرکت کی اور اس پروگرام کو بھرپور کوریج دی۔

خاکسار ہیومینیٹی فرسٹ یو۔کے اور UAE کا بہت ممنون ہے جو اس پراجیکٹ کو سپورٹ کر رہے ہیں، خاص طور پر مرزا محمود احمد صاحب (مینیجنگ ڈائریکٹر ہیومینیٹی فرسٹ) کا جو ذاتی دلچسپی سے اس پراجیکٹ میں راہنمائی کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے اور دکھی انسانیت کی مدد کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

دفتر اول کو زندہ رکھیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 5 نومبر 2004ء میں فرمایا:۔

”تحریک جدید کے شروع کی جو قربانی کرنے والے ہیں ان کے کھاتوں کو تاقیامت زندہ رکھا جائے۔ ہمیشہ زندہ رکھا جائے۔ اوران کی اولادیں یہ کام اپنے سپرد لیں۔“

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 2005ء)

اگر آپ تحریک جدید کے دفتر اول کے شاملین کی طرف سے چندادا فرما رہے ہیں تو براہ کرم خاکسار کو اپنے مرحوم بزرگ کے کمپیوٹر کوڈ کے ساتھ اس کی اطلاع دیں تا کہ دفتری ریکارڈ مکمل رکھا جاسکے۔ شاملین دفتر اول تحریک جدید کے کمپیوٹر کوڈز کی کتاب ہر جماعت کے صدر کے پاس موجود ہے اور اگر آپ چندہ ادا نہیں فرما رہے تو اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے چندہ کی ادائیگی فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم محمود احمد صاحب جرمنی بائی پاس آپریشن کے بعد قومے میں چلے گئے تھے اب انہیں ہوش آ گئی ہے۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے اور کامل وعاجل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

جی سی یونیورسٹی لاہور نے ایم ایس اور بی ایس (کمپیوٹر سائنسز) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25 جولائی 2011ء ہے۔ انٹری ٹیسٹ مورخہ یکم اگست 2011ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

htt:dcs.gcu.edu.pk

فون نمبر: 042-11000010,EXT269

(نظارت تعلیم)

سوئمنگ کیمپ

ربوہ سوئمنگ پول اس سیزن کیلئے (انصار ، خدام اور اطفال) صبح کی شفٹ 5:00 بجے تا 5:45 بجے اور شام کو نماز عصر کے بعد دوشفٹوں (5:30 بجے تا 6:15 اور 6:15 بجے تا 7:00 بجے) کیلئے جاری ہے۔ مورخہ 9 جولائی 2011ء سے اطفال، خدام اور انصار کیلئے کوچنگ کیمپ کا آغاز ہو چکا ہے جو صبح کی شفٹ کے بعد ہوتا ہے۔ سوئمنگ سیکھنے کے خواہشمند اطفال ، خدام اور انصار دفتر سوئمنگ پول سے رابطہ کریں۔ اس کیمپ میں شامل ہونے کیلئے ممبرشپ کارڈ بنوانا ضروری ہوگا۔

(مہتمم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ راشدہ مبشر صاحبہ ترکہ
مکرم حکیم مبشر احمد صاحب)

مکرمہ راشدہ مبشر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم حکیم مبشر احمد صاحب وفات پا گئے ہیں ۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 11307 خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں مبلغ -/5,185 روپے موجود ہیں ۔ نیز ان کے پراویڈنٹ فنڈ کی رقم -/78,740 روپے قابل ادا ہے۔ لہٰذا یہ دونوں رقوم مجھے ادا کردی جائیں جملہ ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ راشدہ مبشر صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم محمد اشرف عطاء الحق صاحب (بیٹا)
(3) مکرم محمد احسن اکرام الحق صاحب (بیٹا)
(4) مکرم کامران احمد ندیم صاحب (بیٹا)
(5) مکرم مصور احمد صاحب (بیٹا)
(6) مکرمہ عارفہ مبشرہ صاحبہ (بیٹی)
(7) مکرمہ آصفہ مبشرہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہوتو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مکرم ندیم احمد سعید صاحب یوگنڈا

ہیومینیٹی فرسٹ اور IAAAE کی مشترکہ کاوش

WATER FOR LIFE

پینے کا صاف پانی انسانی بقا کا سب سے اہم جزو ہے۔ پانی کا مسئلہ تیسری دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح یوگنڈا میں بھی نیا نہیں ہے۔ پورے یوگنڈا میں ،خصوصا گاؤں میں پانی حاصل کرنے کیلئے کئی کلومیٹر پیدل سفر کرنا پڑتا ہے جو بعض دفعہ تو قدرتی چشموں سے یا ہاتھ سے کھودے ہوئے کنوؤں سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور یہ پانی بھرنے کا کام بھی عورتوں اور بچوں کے سپرد ہوتا ہے۔

یوگنڈا میں پانی کا لیول بہت نیچے ہے، جس کی وجہ سے ڈرلنگ کیلئے بھاری مشینری استعمال کرنی پڑتی ہے۔ یہاں نیا نلکا لگانا اتنا مہنگا ہوتا ہے کہ غربت کی وجہ سے پورا گاؤں مل کے نلکا لگانا چاہے بھی تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ کام حکومت اور رفاہی تنظیمیں ہی کرسکتی ہیں۔ ان کے ذریعے جو کوشش کی گئی ہے وہ بہت تھوڑی ہے اور اس پر یہ کہ ایک دفعہ جو نلکا لگا کے دے دیا جاتا ہے پھر اس کو بھول جاتے ہیں نتیجۃً وہ سالہا سال خراب پڑا رہتا ہے۔ کمیونٹی کے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ وہ اس کے spareparts خرید کر ٹھیک کر سکیں۔ لہٰذا لوگ دور دور سے قدرتی چشموں سے پانی بھر کر لانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور وہ چشمے بھی جب تک پروٹیکٹ نہ کئے جائیں ان کا پانی بھی صاف نہیں ہوتا۔

ہیومینیٹی فرسٹ اور IAAAE نے جب سروے کیا تو بے شمار نلکے ایسے تھے جو معمولی خرابی کی وجہ سے عرصہ دراز سے خراب پڑے تھے۔ چنانچہ ان دونوں partners کی مشترکہ کوششوں سے یوگنڈا میں Borehole repairing کا کام شروع کیا گیا۔ اور ایک ماہ کے عرصہ میں 78 نلکے 3 مختلف اضلاع میں ٹھیک کئے گئے۔ اور ابھی مزید ٹھیک کرنے کا منصوبہ ہے۔

کامولی (Kamuli) ڈسٹرکٹ جو کہ سپیکر اسمبلی اور منسٹر آف ریجنل افیئرز کا علاقہ ہے، میں 60 نلکے ٹھیک کئے گئے۔ ان دونوں عہدیداروں نے خطوط کے ذریعہ ہیومینیٹی فرسٹ اور IAAAE کا شکریہ ادا کیا اور اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

خاص طور پر میں ان تمام کمیونٹی ممبران کا ذکر کرنا چاہوں گا جو ہیومینیٹی فرسٹ اور IAAA کے اس اقدام پر بہت زیادہ خوش تھے کیونکہ ان کے لئے تو یہ نلکے پھر سے نئے ہوگئے تھے اور دور کی مسافت طے کرکے پانی بھر کر لانے سے نجات مل گئی تھی۔

Borehole repairing کے علاوہ ہیومینیٹی فرسٹ یوگنڈا قدرتی چشموں کو پروٹیکٹ کرنے کا کام بھی کررہی ہے۔ اس عمل میں چشمے کے پانی کو مویشیوں اور دوسرے insects کی براہ راست مداخلت سے محفوظ بنا دیا جاتا ہے۔ اس اقدام سے بھی لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے جس سے ہمارا خدا ہم سے راضی ہوجائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت ،وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع راولپنڈی اور اسلام آباد کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت ،وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع ملتان، رحیم یارخان اور بہاولپور کے دورہ پر ہیں۔ احباب واراکین عاملہ، مربیان اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مرکب افسنتین
تقویت معدہ وجگر، کھٹے ڈکار اور منہ میں پانی آنا کیلئے مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونانک پورہ: 041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ: 041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

بٹگرام میں خودکش دھماکہ، 8افراد جاں بحق

صوبہ خیبر پختونخواہ کے علاقے بٹ گرام میں (ق) لیگ کے صوبائی صدر اور سابق وفاقی وزیر امیر مقام کے جلسے سے پہلے خودکش دھماکے کے نتیجے میں 2 پولیس اہلکاروں اور ایک بچے سمیت 8افراد جاں بحق اور 2خواتین سمیت 25افراد زخمی ہوگئے۔سڑک کی بندش کے باعث امیر مقام جلسے میں نہیں پہنچ سکے تھے۔ پولیس اہلکاروں نے جلسہ گاہ کے قریب چیک پوسٹ پر حملہ آور کو روکا تو اس نے دھماکہ کر دیا۔

شمالی وزیرستان، پاک افغان سرحد پر ڈرون حملہ 7افراد جاں بحق

شمالی وزیرستان میں پاک افغان سرحد پر امریکی ڈرون جاسوس طیاروں کے حملے میں 7/افراد جاں بحق ہو گئے۔ امریکی جاسوس طیاروں نے 8 میزائل فائر کئے۔ حملے میں ایک گاڑی کو نشانہ بنایا گیا جس میں سوار 7افراد موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے۔فوری طور پر مرنے والوں کی شناخت نہیں ہوسکی۔

کہوٹہ روڈ پر فوجی اسلحہ ڈپو میں دھماکے

اسلام آباد میں سہالہ کے علاقے کاک پل کے قریب کہوٹہ روڈ پر اسلحہ ڈپو میں یکے بعد دیگرے تین دھماکوں سے اسلحہ ڈپو کی عمارت تباہ جبکہ فوج کا ایک اہلکار جاں بحق اور متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکے شارٹ سرکٹ یا عملے کی غفلت کے باعث ہوئے۔

کراچی میں فی الحال فوج بلانے کی ضرورت نہیں

اے این پی کے ایک وفد نے ایوان صدر میں صدر زرداری سے ملاقات کی۔ ملاقات میں کراچی میں امن وامان کی صورتحال پر تبادلہ خیال ہوا۔ صدر نے وفد سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں امن وامان قائم رکھنا سب سیاسی جماعتوں کی ذمہ داری ہے۔امن وامان کے قیام کیلئے حکمت بلا امتیاز شرپسندوں کے خلاف کارروائی کرے گی۔ کراچی میں ہرصورت میں امن قائم کیا جائے گا فی الحال کراچی میں امن کیلئے فوج کو طلب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

لاہور میں جدید ٹرانسپلانٹ سنٹر قائم کیا جائیگا

وزیراعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے کہا ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں سٹیٹ آف دی آرٹ ٹرانسپلانٹ سنٹر قائم کیا جائے گا جس سے نہ صرف صوبے بلکہ پاکستان بھر سے عوام استفادہ کرسکیں گے۔سنٹر میں گردے، جگر کی تبدیلی کی سہولتیں میسر ہوں گی، منصوبہ ایک سال میں مکمل کیا جائے گا۔ صوبے میں اس سال میں 4 میڈیکل سنٹر قائم کئے جائیں گے۔

وٹامن ای کھائیں: بچوں کو دمے سے بچائیں

برطانیہ کی یونیورسٹی آف ایبرڈین کے محققین کے مطابق اگر حاملہ خواتین میں وٹامن ای کی کمی ہوگی تو ان کے ہاں پیدا ہونے والے بچوں میں دوسرے بچوں کے مقابلے میں دمے میں مبتلا ہونے کا خدشہ 5 گنا بڑھ جاتا ہے۔اس تحقیق کے نگران ڈاکٹر گراہم کا کہنا ہے کہ وٹامن ای کی کمی سے نہ صرف پھیپھڑوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے، بلکہ اس سے سانس کی نالی میں تیزابیت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس تحقیق میں دو ہزار خواتین کو پانچ سال تک زیر معائنہ رکھا گیا جس کے نتائج سے معلوم ہوا کہ جن خواتین میں حمل کے دوران وٹامن ای کی کمی ہوتی ہے ان کے بچوں میں پانچ سال کی عمر تک سانس پھولنے یا دمے کے اثرات پیدا ہو جاتے ہیں، اس کے بعد بچوں کو دی جانے والی وٹامن ای کی اضافی خوراک سے بھی فرق نہیں پڑتا۔وٹامن ای سبزیوں کے تیل، خشک میوے اور سورج مکھی کے بیجوں میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اور یہ پھیپھڑوں کی نشوونما میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس حوالے سے حمل کے ابتدائی 6 ماہ انتہائی اہم ہوتے ہیں کیونکہ اس دوران ماں کے پیٹ کے اندر بچے کے سانس کا نظام تکمیل پا رہا ہوتا ہے۔تاہم ڈاکٹر گراہم کا کہنا ہے کہ اس تحقیق کا یہ مطلب بھی نہیں کہ حاملہ خواتین زیادہ مقدار میں وٹامن ای کھانا شروع کر دیں بلکہ ان کو اسے اپنی روزمرہ خوراک کا حصہ بنانا چاہئے۔

نارنگی: جگر کے کینسر سے بچاؤ میں مفید

جاپان میں اپنی نوعیت کی دو الگ الگ تحقیقی سٹڈیز سے معلوم ہوا ہے کہ روز ایک چھوٹے سائز کی نارنگی کھانے سے انسانی جسم میں جگر کے کینسر اور دوسری بیماریوں کی افزائش کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ پہلی تحقیق میں برطانیہ کے ادارے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف فروٹ ٹری سائنس کے ماہرین نے جاپان کے ان علاقوں میں جہاں لوگ نارنگی زیادہ کھاتے ہیں، ایک ہزار 73افراد کو سروے میں شامل کیا۔ ان افراد کے خون کے تجزیے سے معلوم ہوا کہ ان میں کئی بیماریوں کا باعث بننے والے اجزاء کی مقدار دوسرے لوگوں کے مقابلے میں کم ہیں۔

دوسری تحقیق میں ٹوکیو کی ٹوکیو Prefectura یونیورسٹی میں ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا 30افراد کو ایک سال تک روزانہ نارنگی کا جوس دیا گیا اور 45افراد کے ایک اور گروپ کو یہ جوس نہیں دیا گیا۔جس کے بعد ان کے خون کے تجزیے سے معلوم ہوا کہ جن افراد کو نارنگی کا جوس دیا گیا تھا ان میں جگر کے کینسر میں مبتلا ہونے کی کوئی علامات نہیں تھیں جبکہ دوسرے گروپ میں یہ امکانات 9 . 8 فیصد پائے گئے۔ جاپانی سائنسدانوں کے مطابق ابھی وہ اس سلسلے میں مزید پانچ سال تحقیق کا ارادہ رکھتے ہیں تاکہ اس بارے میں مزید معلومات مل سکیں۔

پھلوں اور سبزیوں کا متواتر استعمال: الزائمر سے بچاؤ

پھلوں اور سبزیوں کے جوس کا متواتر استعمال، یادداشت متاثر کرنے والی بیماری الزائمر کے خطرات کو بہت حد تک کم کر دیتا ہے۔امریکن جرنل آف میڈیسن میں شائع ہونے والی رپورٹ کے مطابق ماہرین نے دس سال سے زیادہ عمر کے 21ہزار افراد پر تحقیق کی۔ رپورٹ کے مطابق جو لوگ ہفتے میں تین بار پھلوں اور سبزیوں کا جوس استعمال کرتے تھے وہ ان لوگوں کے مقابلے میں 76فیصد زیادہ محفوظ رہے جو ہفتے میں ایک بار جوس پیتے تھے۔ الزائمر کا تعلق دماغ میں پائے جانے والے ایک خاص طرح کے پروٹین ''پولی نینوکال'' سے ہوتا ہے جو الزائمر کے خلاف قوت مدافعت پیدا کرتا ہے۔ پھلوں اور سبزیوں کا جوس جسم میں جا کر ہائیڈروجن پرآکسائیڈ کیمیکل کے ساتھ مل کر اس پروٹین کو زیادہ متحرک کرتا ہے جس میں سے الزائمر کے خلاف بہتر قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13 جولائی

طلوع فجر	3:42
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:18

حب جدوار
ہرقسم کے سردرد کیلئے ہرقسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

تحدیث نعمت
حضرت چوہدری سرظفراللہ خان صاحب کے حالات زندگی
نیا ایڈیشن: اعلیٰ کاغذ۔ ہارڈ بائنڈ جلد
ملنے کا پتہ:
RADIX ART Work
F-10,City Tower
Royal Park, Lahore
Tel:04236290115,37746789
Fax:042-36290115
MOB: 0321-8487116

سلطان آٹو سٹور+ ورکشاپ
ہرقسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہرقسم کی گاڑیوں کی خرید وفروخت کی جاتی ہے
429بی پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956

FR-10

Be Kool Place
خدمت کے بارہ سال
Authorised Services Dealer
سیل سروس اینڈ انسٹالیشن کنٹریکٹر
ہمارے ہاں تمام کمپنیوں کے سپلٹ اے سی کی ریپیرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔
احمدی بھائیوں کا اپنا قابل اعتماد ادارہ
طالب دعا: اسد اللہ احمد
PH:042-37220022
Mob:03214233721
دوکان نمبر 1 فیروز سنٹر 4۔لیاقت علی پارک بیڈن روڈ لاہور